اسلام کا مستقبل......امیدیں اور خدشات

شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان
صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

[غالباً ۱۹۸۰ء کی دہائی کی ابتداء میں عراق کی اس وقت کی وزارت اوقاف نے اسلامی کانفرنس بلائی تھی جس میں پاکستان سے شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدعو تھے۔حضرت نے اس کانفرنس میں عربی زبان میں جو فکر انگیز خطاب فرمایا تھا، ذیل میں اس خطاب کا ترجمہ مدیر وفاق کے قلم سے قارئین کی دلچسپی کے لئے شائع کیا جارہا ہے۔ادارہ]

﴿الحمدلله رب العالمين والصلوٰة والسلام على اشرف الانبياء والمرسلين وعلىٰ آله وصحبه اجمعين﴾

حضرات وزراء وعلماء کرام اور محترم اہل جلسہ السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہٗ

میں عراق کی وزارت اوقاف کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اسلام کی دعوت وتبلیغ اور اسلامی پیغام کو چاردانگ عالم میں عام کرنے کے لئے عالمی اسلامی کانفرنس منعقد کی اور میں تہہ دل سے دعا گو ہوں کہ اللہ جل شانہ اس کانفرنس کو بارآور اور نافع بنائے اور تمام مسلمانوں کے لئے یہ مفید ثابت ہو۔

حضرات اہل جلسہ! اسلام کی حقیقت ہم میں سے کسی پر مخفی اور پوشیدہ نہیں، ہم میں سے ہر ایک یہ بات بخوبی جانتا ہے کہ اسلام کا ظہور ایک ایسی فضا میں ہوا تھا جہاں کفر وشرک کی تاریکی اور معاشرتی گمراہی انتہا کو پہنچ چکی تھی، جہالت کی ان تاریکیوں میں طلوع اسلام اس چاند کی مانند تھا جو چمکتے اور جگمگاتے تاروں کے ساتھ گھٹاٹوپ اندھیری رات میں طلوع ہوتا ہے اور تاریک رات کو چاندنی کی دلکش روشنی میں تبدیل کر دیتا ہے۔اسلام کا سورج جب انسانیت کے افق پر طلوع ہوا اور اس کی ضیا پاش کرنوں سے تاریک دنیا روشن ہوئی اور انسانوں کی زندگی کی تاریک راہیں ظاہر ہوگئیں تو پورا عالم، نورِ اسلام کے آغوش میں آکر حق کے راستے پر گامزن ہوا اور انسانیت نے اپنا نشان منزل دیکھ لیا۔

جب بھی کفر کی ظلمت نے نور اسلام کے مقابل میں آکر دنیا کو اپنی لپیٹ میں لینے کی کوشش کی اور حق کی جگہ باطل لینے لگا تو اس وقت کے مسلمانوں نے اپنے زمانے کی بے دینی کا جدید چیلنج قبول کیا اور باطل قوتوں اور تحریکوں کا سربکف مقابلہ کیا۔یہ چیلنج کبھی مال ودولت ومادہ کا ہوتا اور بسا اوقات فکر ونظر کے میدان سے متعلق ہوتا۔لیکن مسلمان

بے دینی کی ان سازشوں سے کبھی غافل نہیں رہے اس کا مقابلہ آج تک کرتے رہے ہیں۔

اسلام کے خلاف اٹھنے والی تحریکوں نے اسلامی تعلیمات کو ختم کرنے اور اسلام کی شوکت وسطوت کو ''قصہ پارینہ'' بنانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں ہونے دیا اور اپنے اس گھناؤنے مقصد کے حصول میں ایڑی چوٹی کا زور لگا کر ہر وہ حربہ جو ان کی استطاعت میں تھا اور ہر اس ذریعہ اور وسیلہ کو جس سے اسلام کو زک پہنچ سکتا ہو اختیار کیا، کبھی تو حقائق پر پردہ ڈال کر اور عقائد سے متعلق بنیادی تصورات اور اسلامی روایات کو مسخ کرنے کے لئے پروپیگنڈہ جھوٹ سے کام لیتے ہوئے شاطروں کی صورت میں وہ سامنے آئے، کبھی سیاسی جبر وتشدد سے کام لیا، کبھی اقتصادی دباؤ ڈالا اور بسا اوقات استعماری قوتیں استعمال میں لائی گئیں، لیکن ان تمام چیرہ دستیوں کے باوجود وہ اسلام کی تعلیمات کا کوئی ادنیٰ جز بھی محو نہ کر سکے اور اسلام اپنی اصلی صورت میں زندگی کی رہنمائی کے لئے موثر ترین شکلوں میں جوں کا توں آج تک باقی ہے۔ اسلام کے ایسے متبعین اور داعی ہر زمانہ میں رہے ہیں جن کی چشم نگراں اسلامی تعلیمات کو مٹانے یا اس میں تغیر وتحریف کی کارروائی کرنے والی تحریکوں سے کبھی غافل نہیں رہی، انہوں نے اسلام کے خلاف ہونے والی کوششوں کا بڑی ہمت اور ایمانی جرأت سے مقابلہ کیا اور ان سازشوں اور دسیسہ کاریوں کی قلعی کھول کر رکھ دی جو اسلام کے خلاف مرتب کی گئی تھیں۔

عزیز دوستو! جب بھی ہم قرون اولیٰ میں اسلام کی تاریخ دعوت وعزیمت پر نظر ڈالیں گے تو باطل فرقوں کی سرگرمی میں اسلام کے خلاف حملوں اور کوششوں کی ایک واضح صورت ہمارے سامنے آئے گی جو گہوارہ اسلام ہی میں اسلام کے ساتھ نبرد آزما نظر آتی ہیں۔ ان باطل فرقوں میں باطنیہ، قرامطہ اور خوارج کا نام لیا جاسکتا ہے۔ اگر ائمہ فقہ، جلیل القدر محدثین ومفسرین، امت کے داعی اور حاملین قرآن وسنت نہ ہوتے تو آج اسلام کی تروتازگی نہ ہوتی اور اسلام اپنے حسین خدوخال کے ساتھ اپنی اصلی صورت میں موجود نہ ہوتا۔ اسلام، دین مسیح اور دیگر ادیان کی طرح ایک مسخ شدہ دین ہوتا، یہ سب کچھ اسلاف امت کی ان ہی قربانیوں کی رہین منت ہیں۔ حق وباطل کی یہ کشمکش دین کے لوازمات اور ایمانی چنگاریوں کے بھڑکانے کا ایک عنصر ہے جس کے باعث دین حق سے دفاع کا جذبہ زندہ متحرک اور جہالت کے مقابلے کے لئے ہمت بیدار رہتی ہے۔

میرے محترم دوستو! ہمارے آج کے دور میں بھی کئی ایسی تحریکیں پائی جاتی ہیں جن کی بنیاد ہی اس لئے رکھی گئی کہ درخت اسلام کی جڑوں کو قلع قمع کرنے اور مسلمانوں کو ان کے اصل سرچشمہ سے دور رکھنے اور اسلام کو ایک بے یارو مددگار متروک دین ثابت کیا جائے۔ کمیونزم، سوشلزم، عیسائیت وغیرہ ان ہی فرقوں میں شامل ہیں جو مسلمانوں کو ان کی دائمی صداقتوں والی شریعت سے ہٹانے کے لئے متحد ہیں۔ وہ شریعت جو زندگی میں سعادت، امن وآشتی اور محبت وباہمی ربط کو پھیلانے اور عام کرنے اور انسانی معاشرہ کو آسمانی آخری پیغام بنانے اور انسانیت کے تمام

مشکلات ومصائب کا حل پیش کرنے کی ذمہ داری لیتی ہے۔ ان اسلام دشمن تحریکوں نے اپنے اس ناپاک مقصد کے لئے کسی بھی حیلہ اور وسیلہ کے استعمال سے دریغ نہیں کیا۔ ضمیر فروشوں کے ضمیر کو خریدا۔ نئی نسل کو مال و دولت اور جنسی شہوت کے راستے سے گمراہ کرنے کی کوشش کی۔ قتل وتشدد کے منصوبہ بنانے اور سازشوں کے جال پھیلانے کے لئے ہر قسم کے اسباب ووسائل تیار کئے، فتنہ وفساد برپا کیا۔ معاشرہ میں خوف وہراس عام کیا، اسلامی تعلیمات کے سایہ میں زندگی گزارنے کے لئے فضا کو ناہموار بنانے کی مکمل کوشش کی، تاکہ مسلمانوں کو اسلام کے لئے غور وفکر کرنے کا موقع ہی نہ ملے اور اسلامی زندگی کے خلاف سرگرمیوں کو بروقت وہ محسوس نہ کر سکے۔

جب بھی مسلمانوں پر مادی رنگ غالب آیا اور آزادانہ افکار کے دباؤ میں آکر وہ غیر فطری عوامل کے پہیہ کے ساتھ گھومنے لگے تو مسلمانوں اور حقیقی سعادت وطمانیت کے درمیان فاصلہ بڑھنے لگا اور زندگی کے ہر میدان اور ہر شعبہ میں شہوات وخواہشات کی بالادستی قائم ہونے لگی، اضطراب وبے چینی پیدا ہوگئی تو مسلمان خواب غفلت سے بیدار ہوئے۔ گوشہ نشینی وغفلت کی چادر کو اپنے سے دور کرنے لگے اور ایک فطری بیداری پیدا ہوئی، مسلمان از سر نو اسلام کی طرف عود کر گئے اور یہ انقلاب عالم اسلام کے تمام حلقوں میں آیا اور بیداری کی یہ لہر اسلامی دنیا کے تمام خطوں سے ٹکرانے لگی۔

معزز حضرات! مسلمانوں کی بروقت یہ بیداری اور اعداء اسلام کی اسلام کے خلاف اسلامی تعلیمات وروایات کو ختم کرنے کی تمام کوششوں کی ناکامی، اسلام دشمن فرقوں کو بہت بے چین اور مضطرب کر دیتی ہے۔ اس سے ان کو بڑا حزن وغم ہونے لگتا ہے جس کی وجہ سے مسلمانوں کے خلاف ان کے دل میں غیظ وغضب کا اور اضافہ ہو جاتا ہے پھر وہ از سر نو عزم نو کے ساتھ مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے اور ان کے اصلی شیرازہ کو بکھیرنے کے لئے منصوبہ بندی شروع کر دیتے ہیں، جس کی تکمیل کے لئے وہ جنگی حالات پیدا کرتے ہیں، دہشت گردی وفساد پھیلاتے ہیں، مسلمانوں کے اندرونی اجتماعی وملی معاملات میں دخل اندازی کرتے ہیں۔ مسلمانوں کے مقامات مقدسہ پر قبضہ جمانے کی کوشش کرتے ہیں۔ قتل وفساد، دہشت گردی وبے چینی، خوف وہراس غرضیکہ ہر وہ حربہ استعمال میں لاتے ہیں جس میں ان کو اپنے اس مقصد شنیع کی کامیابی وتکمیل کی صورت نظر آتی ہو۔ آج جب کہ پوری دنیا میں اسلامی بیداری کے آثار کا ظہور ہو رہا ہے تو دشمن نے اپنی تمام تر توجہ اسلامی معاشرے اور مسلم ممالک میں بے چینی اور ناسازگار حالات پیدا کرنے کی طرف پھیر دی ہے تاکہ مسلمان دین کی تعلیم اور اس پر عمل کی طرف خاطر خواہ توجہ نہ دے سکیں اور آہستہ آہستہ اسلامی تعلیمات سے دور ہوتے رہیں اور قرآن وسنت کا کوئی اثر باقی نہ رہے اور ان کے لئے حکومت وسیادت کی فضا ہموار ہو جائے اور انسانوں کو کھلونا بنا سکیں۔ مسلمانوں پر مصائب مشکلات اسی وقت آتے ہیں جب ان میں دین کے ساتھ اخلاص ومحبت کا فقدان عام ہو جائے، کوئی بھی قوم اپنے دین ومذہب کے معاملہ میں مخلص نہ ہو تو بہت جلد وہ قوم

اپنا مذہبی امتیاز کھو بیٹھتی ہے، اس سلسلے میں عیسائیوں کا نام لیا جاسکتا ہے کہ جب انہوں نے اپنے مذہب سے بیگانگی اور اپنے دین سے انحراف کی پروانہ کی تو یہ مذہب اپنی تمام مذہبی خصوصیات و امتیازات سے خالی ہوگیا اور دلوں میں اس کی کوئی اہمیت و ہیبت نہ رہی اور بالآخر رسم و رواج کی ایک ایسی شکل اختیار کرگیا جس کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات سے کوئی تعلق و واسطہ نہیں ہے، ان لوگوں نے فلسفہ اور مادی نظریات کی ترویج کی لیکن وہ انسانیت کو مذہبی تسکین دینے سے عاجز و قاصر رہے اس کے بعد انسان کو اپنی بنائی ہوئی تہذیب و تمدن سامنے آئی لیکن وہ بھی انسان کو سعادت و طمانیت دینے میں ناکام رہی۔

یہ اسلام کا انسان پر احسان عظیم ہے کہ بیک وقت علم و دین دونوں کی سیادت اس کو سونپ دی، افراط و تفریط کے بغیر دونوں کو جمع کرنے کا راستہ بتلا دیا اور انسان کو اس بات کی قدرت دی کہ وہ ہر نوع کے علوم و معارف حاصل کرے اور دین و دنیا دونوں کی سعادت مندی میں منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے علم کو وسیلہ بنائے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کا ہیرو، مادی تہذیب و تمدن کے متبعین سے بہت مختلف ہوتا ہے۔ قرون اولیٰ کے مسلمانوں کا حال انسانی تاریخ کا بڑا واضح باب ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی زندگی کی بنیاد ''اسوہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم'' کو بنایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشن سیرت و سنت پر اس طرح کاربند رہے کہ کوئی غلط راہ یا تحریک ان کو اس سے منحرف نہ کر سکی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی اور خلفاء راشدین کی سنت پر عمل پیرا ہونے کی بڑی تاکید کی تھی چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: '' علیکم بسنتی وسنة الخلفا الراشدین '' لیکن مسلمانوں نے جب آپ کے اس ارشاد کو بھلا دیا اور گمراہی و بدعت میں پڑ گئے تو ان کی حالت بدلی، وہ اپنے درجہ سے گرے اور انسانی قافلہ کے آخر میں جگہ پانے لگے۔ عالم نو نے ہر قسم کے تجربات کئے لیکن وہ انسان کو حقیقی سعادت دینے میں ناکام رہا، حالانکہ اس کے پاس وسائل و اسباب کی کوئی کمی نہیں۔ لیکن دنیا کو امن و سلامتی، اطمینان اور راحت سکون و طمانیت دینے سے وہ قاصر ہے۔ شاید کہ تاریخ پھر اپنے آپ کو دہرائے، مسلمانوں کو پھر سے قیادت و سیادت کی ذمہ داری سونپے اور اسلام ایک دین کلی کی حیثیت سے عالم انسانیت کی رہنمائی کرے۔

﴿وان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیله ذلکم وصکم به لعلکم تتقون﴾ (الانعام:۱۵۲) ''بے شک یہ ہے میرا راستہ سیدھا، سو اس کی پیروی کرو۔ اور نہ پیروی کرو اور راستوں کی (ورنہ) وہ جدا جدا کردیں گے تمہیں اللہ کے راستے سے، یہ ہیں وہ باتیں جن کا حکم تمہیں دیا ہے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

(شمارہ: المحرم الحرام ۱۴۲۶ھ۔ فروری ۲۰۰۵ء)

☆☆☆